

استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹوی ڈینڈا اور کبیل آپریز حضرات عمومی طور پر انیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈن عزیز میں یہ سلسلہ کچھ عرصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چین پر ہرسال کی جاتی ہے۔ صرف یہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلامان علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں

”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں ہے۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کردارے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟
۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟
جواب عطا یت فرمائیں۔ والسلام

الجوابات حامد ا و مصلیا

مذکورہ سوالات کے جوابات سے قبل یہ بتادیںا ضروری سمجھتا ہوں کہ کفار نے سازش کی کہ مسلمان کسی طرح تو ہیں انہیاء کے مرتكب ہوں جس کی وجہ سے ان کا ایمان سلب ہو جائے اور یہ بادل نخواستہ ہمارے طور طریقے اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں اس سلسلہ کی کڑیوں میں اولین لفظاً انہیاء کرام علیہم السلام کی تو ہیں کی پھر انہیاء کے خاکے بنائے دونوں کا عمل دیکھنے کے بعد کفار نے تقدس کی چادر اوڑھ کر انہیاء کرام کے حالات پر فلمیں بنائیں اور غیر نبی کو نبی کہہ کر ظاہر کیا تا کہ اگر مسلمان بول کر کفر نہیں کرتے تو ان فلموں کو محض دیکھ کر ہی کافر ہو جائیں۔

چونکہ نبی اللہ کے فیصلہ میں بھی صرف ایک ہوتا ہے نبی کی کاپی یا ڈبلیکیٹ نہیں ہوتا اور مذکورہ فلموں میں ایک عام ادا کار (جس کا شب روز کبیرہ گناہوں کا ارتکاب مشغله سیدھہ ہو) اس کو نبی کا درجہ دینا اور نبی ظاہر کرنا یہ اللہ کے نبی کی بدترین تو ہیں ہے جس سے اللہ کے برگزیدہ نبی کا استہزا اور مذاق اڑایا جا رہا ہے ہم اہل سنت والجماعت کا اجتماعی مسلم عقیدہ ہے کہ کسی نبی کی رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی تو ہیں کرے تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو جاتا ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے قال قد کان طویل الظفر فقد قيل يكفر مطلقاً وقد قيل يكفر اذا قال على وجه الا هانته (فتاویٰ عالمگیری جلد ثانی صفحہ 291)

مذکورہ تمہید کے بعد آپ کے پیش کردہ سوالات کے جوابات بالترتیب پیش خدمت ہیں۔

نمبرا مذکورہ فلموں کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں ہے اور یاد رہے کہ یہ ایسا کفر یہ آللہ ہے کہ جس سے سینکڑوں مسلمان کے ایمان سلب ہونے کا شدید خطرہ ہے اس لئے مذکورہ فلموں کا ستد باب حکومت کی اولین ذمہ داری میں شامل ہے نیز ایسی فلموں کے بنانے والے اور اس کا تعاون کرنے والے اگر مسلمان ہیں تو انہیاء کرام کی تو ہیں کی مرتكب ہونے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں فوراً اپنی توبہ واستغفار کریں اور تجدید ایمان و نکاح کریں بصورت دیگر حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ مذکورہ حضرات کو قرار واقعی علاویہ سزادے تاکہ دوسروں کیلئے عبرت ہو سکے نیز اگر مذکورہ فلموں میں غیر صحابی کو صحابی ظاہر کیا گیا ہو تو ان فلموں میں کام کرنے اور تعاون کرنے والے (مثلاً ترجمہ کرنا یا نشر کرنا وغیرہ) بہت بڑے فاسق فاجر ہیں اور بعض امور میں یہ بھی کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں العیاذ باللہ

نمبرا قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں مذکورہ فلمیں بنانے نظر کرنے دیکھنے یا فروخت کرنے کا قطعاً جوانہ نہیں ہے بلکہ اس کے عکس قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں روشنی میں مطلق اعام فلموں اور ڈراموں اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں کے بنانے نظر کرنے یاد دیکھنے اور فروخت کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے اور سخت وعید ہیں ہیں

نمبر ۳ جو مسلمان اپنے آپ کو فرضی طور پر نبی ظاہر کرے وہ کافر اور جو فرضی طور پر صحابی ظاہر کرے وہ فاسق فاجر اور اس کا
یہ قل قریب الکفر ہے۔

نمبر ۴ بار بار خود کو نبی ظاہر کرے یا ایک بار ظاہر کرے حکم ایک ہی ہے۔

نمبر ۵ ان فلموں کو عام کرنا دوسرے لفظوں میں مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے والی فلموں کو عام کرنے کے متراوف
ہے اس لئے ایسا گھناؤ خوفناک کفریہ کار و بار کرنے کی ازروئے شرع کی صورت بھی اجازت نہیں ہے اسکی خرید و فروخت حرام بلکہ اشد
حرام قطعی ہے مذکورہ کار و بار کرنا ایمان پر ایسا ڈاکہ ڈالنا ہے کہ جو فلم جس میں توہین نبی ہواں کو دیکھنے والا جائز سمجھے یا توبہ کی غرض سے
دیکھے یا ان کی تشویہ کرے فوز ادارہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور جس فلموں میں صحابہ کی توہین ہے ان کو دیکھنے اور تشویہ کرنے سے
فاسق فاجر ہو جاتا ہے جس کا فوری طور پر سد باب کرنا ہم مسلمانوں پر لازم ہے۔

نمبر ۶ اسلامی معلومات کے حصول کے اور بہت سے ذرائع ہیں ایسی فلموں سے اجتناب ہر حال میں ہر ایک پر لازم ہے
مذکورہ فلموں کو دیکھنے والوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور ان کا ایمان سلب ہو جائے گا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے
”باد رو بالا عمال فتناً كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مومناً ويسمى كافراً (جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 43)“

نمبر ۷ حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسی فلموں پر فوری طور پر پابندی لگائے

نمبر ۸ جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں ان تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کے سد باب کیلئے اپنی اپنی حیثیت
کے مطابق سراپا احتجاج بن جائیں۔ واللہ اعلم

ابوسعید مفتی عبدالمعید
دارالافتاء جامعہ عربیہ سراج العلوم
بلک نمبر 1 سرگودھا
شوال المکرم 1432ھ



22 ستمبر 2011ء

آبوالسعید مفتی عبدُ المُعید
خطیب محکمہ اوقاف پنجاب
موکری جامع مسجد بلک 1 سرگودھا